# 60288-اسراء و معراج كا جشن منانا

## سوال

رجب كى ستائيسويں رات كو اسراء و معراج كا جشن منانے كا حكم كيا ہے ؟

## پسنديدہ جواب

اسراء اور معراج كى شب اللہ عزوجل كى ان عظيم الشان نشانيوں ميں سے ہے جو نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى صداقت اور اللہ كے نزديك آپ كے عظيم مقام و مرتبہ پر دلالت كرتى ہے، نيز اس سے اللہ عزوجل كى حيرت كن قدرت اور اس كے اپنى تمام مخلوقات پر عالى و بلند ہونے كا ثبوت ملتا ہے.

اللہ تعالى نے فرمايا :

.{سبحان الذي أسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى الذي باركنا حوله لنريه من آياتنا إنه هو السميع البصير}.الاسراء (1).

پاك ہے وہ اللہ تعالى جو اپنے بندے كو رات ہى ميں مسجد حرام سے مسجد اقصى تك لے گيا جس كے آس پاس ہم نے بركت دے ركھى ہے، اس لئے كہ ہم اسے اپنى قدرت كے بعض نمونے دكھائيں، يقينا اللہ تعالى ہى خوب سننے والا اور ديكھنے والا ہے.

رسول اللہ صلى اللہ عليہ وسلم سے تواتر كے ساتھ ثابت ہے كہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم كو آسمان پر لے جايا گيا، آپ صلى اللہ عليہ وسلم كى خاطر آسمانوں كے دروازے كھولے گئے يہاں تك كہ ساتويں آسمان سے آگے گزر گئے، وہاں پر آپ كے رب نے اپنے ارادہ كے مطابق آپ سے گفتگو فرمائى اور پانچ وقت كى نمازيں فرض كيں، اللہ عزوجل نے پہلے پچاس وقت كى نمازيں فرض كيں تھيں، پھر ہمارے نبى محمد صلى اللہ عليہ وسلم بار بار اللہ كے پاس جاتے اور تخفيف كا سوال كرتے رہے يہاں تك كہ اللہ تعالى نے اسے باعتبار فرضيت پانچ وقت كى كرديا اور اجر و ثواب پچاس نمازوں ہى كا باقى ركھا، كيونكہ ہر نيكى دس گنا بڑھائى جاتى ہے لہذا اللہ تعالى ہى تمام تر نعمتوں پر حمد و شكر كا سزاوار ہے.

يہ رات جس ميں اسرا و معراج كا واقعہ پيش آيا اس كى تعيين كے بارہ ميں كوئى صحيح حديث وارد نہيں ہے، بلكہ اس كى تعيين ميں جو روايتيں بھى آئى ہيں محدثين كے نزديك نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت نہيں ہيں، اور اس شب كو لوگوں كے ذہنوں سے بھلا دينے ميں اللہ تعالى كى كوئى بڑي حكمت ضرور پوشيدہ ہے، اور اگر اس كى تعيين ثابت بھى ہو جائے تو مسلمانوں كے لئے اس ميں كسى طرح كا جشن منانا يا اسے كسى عبادت كے لئے خاص كرنا جائز نہيں ہے، كيونكہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم اور صحابہ كرام نے نہ تو اس ميں كسى طرح كا كوئى جشن منايا اور نہ ہى اسے كسى عبادت كے لئے خاص كيا، اور اگر اس شب ميں جشن منانا اور اجتماع كرنا شرعا ثابت ہوتا تو نبى صلى اللہ عليہ وسلم اپنے قول يا فعل سے اسے امت كے لئے ضرور واضح كرتے، اور اگر عہد نبوي يا عہد صحابہ ميں ايسى كوئى چيز ہوتى تو وہ بلاشبہ معروف و مشہور ہوتى اور صحابہ كرام اسے نقل كركے ہم تك ضرور پہنچاتے كيونكہ انہوں نے نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے نقل كركے امت كو ہر وہ بات پہنچائى جس كى امت كو ضرورت تھى، اور دين كے كسى بھى معاملہ ميں كوئى كوتاہى نہ كى بلكہ وہ نيكى كے ہر كام ميں بڑھ چڑھ كر حصہ لينے والے تھے چنانچہ اگر اس شب ميں جشن منانے اور محفل معراج منعقد كرنے كى كوئى شرعى حيثيت ہوتى تو وہ سب سے پہلے اس پر عمل كرتے.

نبى صلى اللہ عليہ وسلم امت كے سب سے زيادہ خير خواہ تھے، آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے پيغام الہى كو پورے طور پر پہنچا كر امانت كى ادائيگى فرمادي، لہذا اگر اس شب كى تعظيم اور اس ميں جشن منانا دين اسلام سے ہوتا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم قطعا اسے نہ چھوڑتے اور نہ ہى اسے چھپاتے، ليكن جب عہد نبوي اور عہد صحابہ ميں يہ سب كچھ نہيں ہوا تو يہ بات واضح ہوگئى كہ

شب معراج کی تعظیم اوراس کے اجتماع کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کے لئے اپنے دین کی تکمیل فرما دی ہے، اوران پر اپنی نعمت کا اتمام کردیا ہے، اورہراس شخص پر عیب لگایا ہے جو مرضی الہی کے خلاف بدعات ایجاد کرے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب مبین قرآن کریم میں سورۃ المائدہ کے اندر فرمایا :

.{الیوم أکملت لکم دینکم وأتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الإسلام دینا}.المائدۃ (3/5).

آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا، اور تم پر اپنا انعام پورا کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا.

اوراللہ عزوجل نے سورۃ الشوری میں فرمایا :

.{أم لھم شرکاء شرعوا لھم من الدین مالم یأذن بہ اللہ ولولا کلمۃ الفصل القضی بینھم وإن الظالمین لھم عذاب ألیم}.الشوری (21/42).

کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کے) شریک (مقرر کر رکھے ہیں جنہوں نے ایسے احکام دین مقرر کردئے ہیں جو اللہ تعالی کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں، اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو( ابھی ہی) ان میں فیصلہ کردیا جاتا، یقیناً (ان) ظالموں کے لئے ہی دردناک عذاب ہے.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں بدعات سے بچنے کی تاکید اوراس کے گمراہی ہونے کی صراحت ثابت ہے، تاکہ امت کے افراد ان کے بھیانک خطرات سے آگاہ ہوکر ان کے ارتکاب سے پرہیزواجتناب کریں.

چنانچہ صحیح بخاري ومسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروي ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من أحدث فی أمرنا ہذا مالیس منہ فھورد"

جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا جو (دراصل) اس میں سے نہیں ہے وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"من عمل عملا لیس علیہ أمرنا فھورد"

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہمارے اسلام میں نہیں تو وہ ناقابل قبول ہے.

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے :

"أما بعد فإن خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الھدي ہدي محمد صلی اللہ علیہ وسلم وشر الأمور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ"

حمد وصلاۃ کے بعد : بیشک بہترین بات اللہ کی کتاب اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، اور بدترین کام نئے ایجاد کردہ بدعتیں ہیں اور وہر بدعت گمراہی ہے.

اور سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں انتہائی جامع نصیحت فرمائی جس سے دلوں میں لرزہ طاري ہوگیا اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، تو ہم نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم یہ الوداعی پیغام معلوم ہوتا ہے لہذا آپ ہمیں وصیت فرمائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن تأمر عليكم عبد فإنه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين من بعدي تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة"

میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے، حاکم وقت کی بات سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی حاکم بن جائے، اور میرے بعد جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت سے اختلافات دیکھے گا، اس وقت تم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو اسے دانتوں سے مضبوط پکڑلو اور دین میں نئی نئی باتوں سے بچو کیونکہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور سلف صالحین بھی بدعتوں سے ڈراتے اور ان سے بچنے کی تاکید کرتے رہے کیونکہ بدعات دین میں زیادتی اور مرضی الہی کے خلاف شریعت سازی ہیں بلکہ یہ اللہ کے دشمن یہود و نصاری کی مشابہت ہے، جس طرح انہوں نے اپنے دین (یہودیت، عیسائیت) میں نئی چیزوں کا اضافہ کرلیا اور مرضی الہی کے خلاف بہت سی چیزیں ایجاد کرلیں نیز بدعات ایجاد کرنے کا لازمی نتیجہ دین اسلام کو نقص اور عدم کمال سے متہم کرنا ہے۔

اور یہ تو واضح ہی ہے کہ بدعات کے ایجاد کرنے میں بہت بڑی خرابی اور شریعت کی انتہائی خلاف ورزی ہے، نیز اللہ عزوجل کے اس فرمان

{الیوم اکملت لکم دینکم}.

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا ہے، سے ٹکراؤ اور بدعات سے ڈرانے اور نفرت دلانے والی احادیث رسول کی صریح مخالفت بھی ہے۔

مجھے امید ہے کہ اس مسئلہ میں ہماری طرف سے پیش کردہ دلیلیں حق کے طلبگار کے لئے بدعت شب معراج کے انکار اور اس سے ڈرانے کے لئے کافی اور تسلی بخش ہوں گی، اور ان سے یہ بھی واضح ہوگیا ہوگا کہ شب معراج کے جشن اور اجتماع کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چونکہ اللہ نے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی اور ان تک شریعت کی تبلیغ واشاعت کو واجب اور علم کے چھپانے کو حرام قرار دیا ہے، تو میں نے مناسب سمجھا کہ مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے باخبر کردوں جو بیشتر ملکوں میں پھیلی ہوئی ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں نے اسے دین کا ایک حصہ سمجھ لیا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے احوال کی اصلاح فرمادے انہیں دین کی سمجھ عطا فرمادے اور ہمیں اور ان کو حق پر کاربند اور ثابت قدم رہنے اور خلاف حق امور سے گریز کرنے کی توفیق عطا فرمائے، وہ اللہ اس کا کارساز اور اس پر قادر ہے۔

اور اللہ اپنے بندے اور رسول ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے اہل وعیال اور ساتھیوں پر رحمت وسلامتی اور برکت نازل فرمائے۔